Regd. No. 103

THE ALHAKAM

qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدیر المنتسخ

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو کز گرمی چہا در قادیاں بینی ✻ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۱۶ | مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۰

سید فضل شاہ صاحب مرحوم

حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی وفات پر حضرت ثاقب نے ایک نظم بھیجی ہے۔ جو ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

مخدوم مکرم بندہ اخویم ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سید فضل شاہ صاحب مرحوم کی وفات الحکم میں پڑھکر ایک نہایت درد اور صدمہ دل حزیں کو پہونچا۔ سید فضل شاہ صاحب جلسے کے اژدہام میں نہایت محبت اور تڑپ سے بغلگیر ہوئے یہ بزرگ حضرت مسیح موعود کے سچے محفوظ کے سیر کے رفقا میں تھے۔ وہ جب ملتے تھے اسی محبت اور انس سے ملتے تھے انکا نورانی چہرہ دیکھکر خواہ مخواہ ملنے کو جی چاہتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ آپ سے پیش ہر مرتبہ جب مرحوم نے ایک رویا حضور سے بیان کیا۔ اس رویا کو سنکر حضرت نے بھی مسکرائے اور شرگین آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ یہ نظارہ یاد آتا ہے تو دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ افسوس سید مرحوم پرانے دوست تھے۔ اور محبت کے بندے تھے۔ انکی وفات پر چند اشعار دل مضطر کی وجدانی کیفیت کا مرجع ہیں ہدیہ یہ ناظرین الحکم کرتا ہوں۔ درج اخبار گوہر بار فرما کر مشکور فرمائیے اور دعا سے یاد رکھئے

خاکسار ثاقب میرزا خانی رائیلم

پورانے دوست ہمارے بچھڑتے جاتے ہیں
غم و الم کے ستم روح دل میں ڈھاتے ہیں
پورانے دوست مسیحا کے جا رہے ہیں آہ
بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے آتے ہیں
تھے فضل شاہ ہمارے پرانے یاروں میں
خبر وفات کی ان کی ہمیں سناتے ہیں
ملے تھے جلسہ کے ایام میں بصد محبت
ہم ان کی مرگ پہ آج اشک خوں بہاتے ہیں
جوان مرتھے پہ جوان ان کا جوش ایماں تھا
وہ لے کے شوکت ایماں جہاں سے جاتے ہیں
اگرچہ دولت دنیا سے بہرہ یاب نہ تھے
یہ نقد دولت اخلاص ساتھ لاتے ہیں
وہ انکسار و تواضع وہ عجز کے تیور
امیر کر کے در شہ پہ ان کو لاتے ہیں
جو نازہ شان سے رہتے ہیں اور جاتے ہیں
عجیب شان سے رہتے ہیں اور جاتے ہیں
جہاں میں ان کا حقیقت میں آنکے جانا ہے
ہزاروں یوں تو گذرتے ہیں اور جاتے ہیں
یہی بزرگ ہیں گدڑی میں لال کی مانند
نوائے معرفتوں کے خلد میں یہ کھاتے ہیں
یہی بزرگ ہیں جو در قصور کے مہماں
الٰہی کے آستانے پہ غلماں سر جھکاتے ہیں
یہی بزرگ خدا کی حضور میں مقبول
یہی جو خلعت انوار حق سے پاتے ہیں
انہی بزرگوں کا جنت میں خیر مقدم ہے
نسرشتے ان کو نوید خوشی سناتے ہیں
انہی بزرگوں کو ہے عید حشر کا میداں
یہ مرد حشر کے دن بھی خوشی مناتے ہیں
یہی ہیں حضرت باری کے خاص درباری
یہی جو دولت دیدار یار پاتے ہیں
اگرچہ چھوڑ دیا ہم کو جانے والے نے
پر دیکھتے ہیں کہ کب وہ ہمیں بلاتے ہیں
اگرچہ اٹھ گئی وہ شمع بزم رونق نی
پہ دیکھیں بزم میں لے جا کے کب بٹھاتے ہیں
ہمیں تو ہو گئی دنیا کی بزم تیرہ و تار
یہ لوگ بزم کے اندر کہیں جگمگاتے ہیں
نہیں ہے ان کے دلوں میں ذرا بھی غم کا اثر
یہ لوگ دیکھ کے چلتے ہیں جی جاتے ہیں
خدا کی ہیں یہ عنایتیں ہے یہ
کسی کو غم نہیں ہم خود ہی غم کو کھاتے ہیں
خدا کی لاکھ تمنائیں ہے ثاقب کو
یہ لوگ تھے اندھیرے کیوں مچاتے ہیں

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

مسلمانوں میں تنظیمی روح کا فقدان

علماء سوء کی کارستانیاں

پیغامی جنوبات سبق حاصل کریں

احرار تسر کی مشہور تنظیمی اسلامی انجمن ترقی تعلیم کے سالانہ جلسہ پر امرت سر کے ایک مولوی نے جس کڑوٹ کا اظہار کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ جمیعۃ العلماء (اگر اس کی کوئی ہستی ہے) اسپر نفرت اور ملامت کا ووٹ پاس کرے۔ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کی تقریر ہونیوالی تھی۔ جب وہ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو مولوی محمد داؤد خلف الرشید مولوی نور احمد صاحب فرسری نے با آواز بلند شور مچانا شروع کیا کہ مولوی صاحب موصوف چونکہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کی تقریر نہیں سنیں گے۔ صدر جلسہ نے ہر چند متانت اور سنجیدگی کے ساتھ نظام و ضابطہ کی طرف توجہ دلائی اور یہ بھی کہا کہ وہ اپنے عقائد کی تلقین کے لئے پلیٹ فارم پر نہیں آئے بلکہ وہ انجمن کے مقاصد پر بحث کریں گے۔ لیکن وہاں کون سنتا تھا۔ بالآخر انہیں شور بند کرنے کے لئے کہنا پڑا کہ جن اصحاب کو سننا گوارا نہیں ہے وہ براہ کرم تشریف لے جائیں۔ انہیں کسی قسم کی مجبوری نہیں۔ چنانچہ معترض صاحب اور انکے چند رفقا جلسہ گاہ سے اٹھ گئے

یہ ہے کیفیت مسلمانوں کے اس طبقہ کی جو اہل علم کہلاتا ہے۔

تا بدیگران چہ رسد کاش مسلمان اندرونی تنظیم یا متفاصد مشترکہ کے لئے متحد ہو جانے کا سبق اپنی ہمسایہ قوم کے طرز عمل سے ہی سیکھے (وکیل)

مقرر ہم قلم وکیل نے مولوی محمد داؤد کی اس طفلانہ حرکت پر ایک مبسوط نوٹ لکھا ہے۔ جس میں انھوں نے مسلمانوں کے اندرونی تنازعات کا نقشہ خوب کھینچا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ علماء سوء کی فتنہ پردازیاں ملت اسلامیہ کی قوت کو زائل کر رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کے اموال اور اوقات کو بے طرح ضائع کر رہے ہیں۔ اسوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کی سنجیدہ تعلیم یافتہ جماعت ان علماء سوء کی اصلاح کے لئے کھڑی ہو۔ اور جب تک اس جماعت کو درست نہ کیا جائے عام مسلمانوں کی حالت بگڑتی چلی جائے گی۔ یہ امر مسلم ہے کہ مسلمانوں میں تنظیم کی کمی ہے۔ اور اس تنظیم کا اگر کوئی ثبوت اسوقت مل سکتا ہے تو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں۔ جب تک مسلمان اس راہ کو اختیار نہ کریں گے۔ وہ متحد نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی قوت انہیں ایک مقصد پر جمع نہیں کر سکتی۔ اور جب اسباب تفریق و تشتت پر بحث ہوگی تو اسی میں سے زیادہ حصہ علماء سوء کا نظر آئیگا۔ الحکم کی گذشتہ مختلف اشاعتوں میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہر زمانے میں بھیڑ نما بھیڑیوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے

بندے ماترم ہال کی قسمت میں شاید یہ بات رکھی گئی ہے۔

اور یہ قسمت امرت سر کے لئے شاید یہ لازمی ہو گیا ہے۔ کہ اس میں اس قسم کی خفیف الحرکات باتوں کا ظہور ہو۔ اور اس کے مرتکب علماء سوء ہوں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی ہال میں پتھر پھینکے گئے اور آوازے کسے گئے۔ خدا تعالیٰ کی عزیز ذوانتقام غیرت نے پتھروں کا جواب گولیوں سے دیا۔ مگر عقل کے اندھے اب تک اس سے سبق نہیں لیتے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر کے دوران میں شور مچایا گیا۔ اور شور مچانے والے نے اپنے کئے کا پھل پایا۔ ہم کو اس کی سزایابی پر افسوس ہے اور دلی افسوس ہے۔ مگر ہمارے اختیار سے یہ بات باہر تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اونہوں نے اپنی اس غلطی کو محسوس کر لیا۔ کہ شور مچانا انسانیت اور اسلامی اخلاق کے خلاف تھا۔ اسی طرح پر مولوی محمد علی صاحب کی تقریر پر شور مچانا سخت نادانی اور جہالت تھی۔ مولوی نور احمد کا نور چشم غیر مذاہب کے لیڈروں کے بیانات اور تقریریں سن سکتا ہے۔ انکے جلسو میں شامل رہتا ہے۔ بلکہ اگر مسجد میں بھی آکر وہ کوئی تقریر کریں تو اس کو اور اسکے باپ کو کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کی تقریر وہ نہیں سن سکتا۔ تقاضائے اخلاق و شرافت تو یہ تھا۔ کہ اگر وہ نہیں سننا چاہتا تھا۔ تو اس کو کون بلانے گیا تھا۔ مسجد کے حجرے میں پڑا رہتا۔ لیکن یہ علم رکھتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب تقریر کریں گے وہاں جاکر شور مچانا

پرلے درجہ کی بدتہذیبی ہے

اور پھر صدر جلسہ کے ارشاد کی تعمیل نہ کرنا یہ آداب مجلس کے صریح خلاف ہے۔ وکیل کا یہ ریمارک درست ہے۔ کہ اگر اہل علم ایسا کریں تو دوسروں کا کیا حال مگر میں اس میں اتنی ترمیم کرتا ہوں۔ کہ اہل علم ایسا نہیں کرتے بلکہ علماء سوء ایسا کرتے ہیں۔ جن کی نسبت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ وہ اشر الناس ہونگے۔

مولوی محمد علی صاحب کیا ایسے ہی مسلمانوں کے متعلق احمدیت کی خصوصیات کو قربان کرنے کے چاہتے تھے کہ ان میں مذبذب ہو جائیں گے؟ کاش وہ اس سے سبق لیں۔ احمدیت کے نام سے ان کی تو ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہے اور اگر احمدیت کی وجہ سے کوئی ان پر اعتراض کرتا ہے تو ہم سب سے پہلے اسکا جواب دینے کو آمادہ ہونگے مگر میں ان کو تو یہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے سلسلہ کی مضبوط رسی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور خدا نے جو تنظیم کی روح خلافت حقہ کے ذریعہ پیدا کی ہے اپنے خیالات کی پیروی کر کے اس سے الگ نہ رہنا انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ بغیر اس کے چارہ نہیں۔ اور یہی روح زندگی کی روح ہے۔ بہرحال امرتسر کے علماء سوء کے لئے یہ تیسرا کلنک کا ٹیکا ہے۔

فتنہ ارتداد کے میدان میں جنگ اسلام

اس عنوان سے معزز ہم عصر مشرق نے ایک نہایت ہی قابل غور اور قابل عبرت نوٹ لکھا ہے۔ میں احمدی جماعت کی طرف سے اسی بے لوث رائے کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے احمدی جماعت کے کام کی قدردانی کے رنگ میں کی ہے۔ اندیشہ ہے کہ دیوبندی طلاق مشرق کے خلاف بھی اپنے ہتھیار تیز نہ کریں جسطرح پر انہوں نے معزز ہم عصر زمیندار کے خلاف اٹھائے تھے۔ بہرحال مسلمانوں کو معزز مشرق کا نوٹ غور سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اس قدردانی کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

بادل ناخواستہ نہایت درجہ مجبوری اور سخت معذوری سے ہمکو یہ لکھنا پڑتا ہے کہ میدان فتنہ ارتداد میں مکانوں کی حفاظت اور آریہ اصحاب کی مدافعت کی جگہ اب احمدی جماعت اور سنی جماعت کے درمیان جنگ جاری ہو گئی ہے۔ چونکہ ہمکو اس جنگ اور جھگڑے سے سخت نفرت ہے۔ اسلئے ہم اس قسم کے مناظرے اور مباحثے کے درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہمکو آج یہ لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ہمکو فریقین اس قسم کے مضامین نہ روانہ کریں کیونکہ ہم انکا پڑھنا بھی عذاب الٰہی سمجھتے ہیں۔ اس قہر خدا سے ہر مسلمان کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کوشش صرف یہی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر سے پناہ مانگی جائے۔ جب ملکانوں پر شدھ ہانند جی نے تاخت کی اور مسلمانوں میں جوش و خروش کے جذبات پر انگیختہ ہوئے تھے تو ہم نے پہلی اشاعت میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ ہر طبقہ اور فرقے کے مسلمان میدان ارتداد میں بیشکر خدمت اسلام انجام دینگے لیکن احمدی جماعت کا ایثار بہت زیادہ نظر آئیگا۔ ہوا بھی ایسا ہی کہ آنے جانے والوں سے معلوم ہوتا رہا کہ احمدیوں نے بہت زیادہ ایثار نفس کی مثالیں قائم کیں اور کہنے والے یہی ہوا کہ قادیانی صوفی ہی بزرگ ہیں۔ ہماری تحریر پر بعض اصحاب نے ہم سے زبانی کہا اور تحریر بھی کیا کہ آپ احمدیوں کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ غور نہیں کیا۔ کہ سچ بات کا چھپانا بھی کتنا بڑا گناہ ہے۔ ہم کو فرقہ بندی سے اس معاملے میں کوئی واسطہ نہیں۔ جب ہم اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ واشہد ان محمد رسول اللہ کی صدا فرقہائے اسلام کی زبانوں سے سنتے ہیں۔ ہم ان کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ تمام فرقہائے اسلام میں اخوت اسلامیہ قائم ہو۔ اور معاندین اسلام کے مقابلے پر سب متفق ہو کر اسلام کی حفاظت کریں۔

بہرحال ہمارے دفتر میں اس قسم کے مضامین اور اطلاعیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ازما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

ڈیلی ٹیلیگراف کی رائے

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف مصطفیٰ کمال پاشا کے فعل پر اظہار تنفر کرتا ہوا اسے ذمہ دار قرار دیتا ہے اور ان ذرائع پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ جو قدامت پسندوں کے احتجاج کے دبانے میں استعمال کئے گئے۔ مگر مسلمانان ہندوستان کی حالت ناقابل برداشت ہے۔ ان کو دھوکا دیا گیا ہے۔ انہیں بے وقوف بنایا گیا ہے۔ ان کو نہایت بے پروائی سے آلہ کار بنایا گیا۔ تاکہ مذاکرات موزوں کے موقعہ پر ایسے ملک کے لئے فائدہ حاصل کیا جائے۔ جس پر جعل سازوں کا گروہ قابض ہے۔

اخبار ٹائمز کا افسوس

ٹائمز ۵ مارچ کے لیڈنگ آرٹیکل میں اظہار افسوس کرتا ہے کہ ایک زبردست مذہب کا ایسا قابل قدر نظام غائب ہو گیا۔

پیٹٹ جرنل کی رائے

اس سے فرانس اور برطانیہ جیسے ممالک پر جن کے قبضہ میں مسلمان آبادیاں ہیں مخالفانہ اثر پڑیگا مسلمانوں کا پروپیگنڈا بتایا جائے گا۔ یا کم از کم کئی سال تک ملتوی ہو جائے گا۔

پیٹٹ پریسین کہتا ہے کہ تنسیخ خلافت سے ترکی کے لئے ایسے نتائج پیدا ہونے کا امکان ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ آئے ہوں۔ شاہ حسین کی نسبت کہتا ہے کہ وہ اعزاز خلافت کا حائل ہو سکتا ہے۔ **ترکوں میں مذہب و شریعت کا مخالف طوفان موجزن ہے**

ایکو ڈی پریس کہتا ہے۔ کہ آج یورپ اور ایشیا کے درمیان جو قوت فاصل حائل تھی دور ہو گئی۔

رائٹ آنریبل سید امیر علی کی رائے

سید امیر علی نے ٹائمز کے نمائندہ سے کہا ہے کہ گو تحقیقی طور پر یہ بتانا مشکل ہے کہ اس فیصلہ کا مسلمانان ہند کے قلوب پر کیا اثر ہوگا۔ مگر بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اسلام اور تمدن عام پر اس کا تباہی انگیز اثر ہوگا۔ ایک قدیم منصب کا ٹوٹنا جسے تمام اسلام مرکز و محور خیال کرتا تھا اسلام کی اخلاقی قوت کے انتشار کا پیش خیمہ ہے۔

بمبئی کرانیکل کی رائے

بمبئی کرانیکل ترکی کے اس طرح پر قبول کر لینے اور خلیفہ کی پنشن کو بالکل ان اور بے عزتی کی ہو جانے کو [illegible] ہے یہ وقت عمل کا ہے [illegible] ہندی علماء کے [illegible] ہیں۔ ترکی قوم پرست اور خلافت پرست ہیں کہ

مسلمانان ہند عمل کیلئے تیار ہیں

مولانا محمد علی کی رائے

[illegible] ہدایت کی کہ مسئلہ خلافت میں [illegible] غلطی کا مرتکب ہوا ہے

نہ کریں جو اپنی جگ ہنسائی کا باعث ہو۔ یقیناً مصطفیٰ کمال پاشا اور مجلس ملیہ انگورہ کا یہ تنہا واحد حق نہ تھا۔ کہ وہ خلیفہ کو معزول و خلافت کو ختم کر دیں۔ انہوں نے اس حکم کے نافذ کرنے میں یقیناً اور واقعتاً ایک زبردست غلطی کی ہے۔"

مولانا عبدالماجد بدایونی کا تار غازی عصمت پاشا کے نام

مولانا عبدالماجد بدایونی نے مندرجہ ذیل تار غازی عصمت پاشا کو بھیجا ہے۔

"خلیفۃ المسلمین کے عزل و اجلاء کی خبر نہ صرف مسلمانان عالم کے لئے موجب اضمحلال و رنج ہے۔ بلکہ میری ناقص رائے میں اتحاد اسلام کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کے لئے کافی ہے۔ میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ مجلس عالیہ ملیہ انگورہ نے زبردست سیاسی غلطی کی ہے۔ جس سے مختلف ممالک کے مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ اور دنیائے اسلام کے مرکز کو سخت صدمہ پہنچے گا۔"

جدید خلافت کے مدعی شاہ حسین کی خلافت

خلافت ترکیہ کے عزل پر جیسا کہ امید تھی۔ جدید خلافت کے دعوے شروع ہو گئے ہیں۔ شاہ حسین ملک الحجاز نے عراق اور شرق بردون کے خلیفہ ہونے کا اعلان کیا ہے۔ چنانچہ یروشلم کی برقی خبر مورخہ ۸ مارچ سے ظاہر ہے کہ حسین شاہ حجاز نے عراق شرق بردون اور حجاز کے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ شرق بردون کی حکومت نے ریوٹر کو اطلاع دی ہے کہ شاہ حسین نے عراق شرق بردون اور حجاز کے مسلمانوں کی طرف سے منصب خلافت منظور فرما لیا ہے اور ان مقامات کے مسلمانوں نے شاہ حسین کے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ دیگر ممالک بھی ان کی تقلید کرینگے"

شاہ حسین کی ذاتی اور خاندانی حالت

[illegible] ۸ مارچ شاہ حسین نے [illegible] منصب خلافت کو قبول کرنے [illegible] کی پیشکش [illegible] ہے۔ [illegible] نوزائد کی سرزنش [illegible]

دوسرے پیرانوں کی مرکش سے امیدواری

[illegible] خلافت کے [illegible] سلسلہ میں مزید تجویزات [illegible] توقع کی جاتی ہے

فرخ آباد میں علماء کی تقاریر کے خطرناک نتائج

۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ فروری کو جو جلسہ سید آل نبی کی تحریک سے احمدی جماعت کے خلاف ہوا تھا۔ اور جس میں پانچ روز جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کو جو بد پیٹ بھر کر گالیاں دی گئی تھیں۔ اور شہر کے عام مسلمانوں کو احمدی مبلغین کے خلاف بھڑکایا گیا تھا۔ اس کے خطرناک نتائج نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۵ مارچ کو شام کے قریب ۷ بجے چند شریروں نے ہمارے مبلغین کے مکان پر حملہ کیا۔ اور دو مبلغوں کو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔ جس سے ایک مبلغ کے ماتھے پر اور دوسرے کی ران پر ذرا زیادہ چوٹیں آئیں۔ اس کے علاوہ ۶ مارچ کو ہمارا ایک مبلغ کسی گاؤں کو تبلیغ کے لئے جا رہا تھا اسے راستے میں گھیر لیا۔ اور لاٹھیاں دکھا دکھا کر دھمکیاں دیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بچا لیا۔

کیا مسلمانوں کے یہی اخلاق ہوتے ہیں۔ ہمیں مولویوں کی حالت پر رونا آتا ہے کہ یہ لوگ اپنے افعال قبیحہ سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور اللہ کہاں اخلاق رسول اللہ صلعم کہ کفار سے بھی محبت اور نرمی کا برتاؤ۔ کہاں یہ چودھویں صدی کے نام نہاد علماء کہ گالی گلوچ سے بھی اس قدر سختی اور زبردستی۔ یا خدا ان پر رحم فرما۔ والسلام

(چوہدری عبداللہ خاں بھٹی بی۔ اے۔ ایل۔ بی)

پروگرام مجلس مشاورت جماعت احمدیہ منعقدہ ۲۲ تا ۲۴ مارچ

۲۲ مارچ بروز بدھ

افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

حکمہ جائیداد سالانہ پیش ہوں

تقرر سب کمیٹی اے

نماز ظہر و عصر

اجلاس سب کمیٹی اے

۲۳ مارچ بروز جمعہ

رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ

منسوخ شدہ خلافت کے متعلق مزید تبصرے

معزول خلیفۃ المسلمین سوئٹزرلینڈ پہونچکر آرام کر رہے ہیں۔ ابھی کوئی بیان شائع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ مگر ان کے مصاحبین نے ظاہر کیا ہے کہ وہ منصب خلافت سے دست بردار نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے مجلس ملیہ کے سامنے کے سامنے تسلیم خم کر دیا ہے۔ اور یہ فیصلہ خلاف قانون ہے ہوٹل پہ ترکی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اس سے پہلے جب ان کے پیشرو کو معزول کیا گیا ہے۔ تو انہوں نے ہی باہر جاکر یہی اعلان کیا کہ وہ ابھی خلیفہ ہیں۔ موجودہ سلطان کے متعلق بھی یہی خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ دونوں مل جادیں اور فیصلہ کر لیں۔

شاہی خاندان کے ارکان ہنگری میں قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ۹ مارچ کو صوفیہ سے گذرتے ہوئے انہوں نے ظاہر کیا کہ وہ بلغاریہ میں قیام کرنا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ یہاں اور ملکوں کی بہ نسبت مسلمانوں کو زیادہ آزادی حاصل ہے۔ لیکن یہ ملک ترکی کے نزدیک تھا اس لئے گڑبڑ کا اندیشہ ہے۔ لہذا ہم ہنگری میں رہینگے۔ اور ہنگری نے اجازت دے دی ہے۔

مولانا محمد علی کا اظہار نفرت

مولانا محمد علی نے علیگڈھ کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ ترکوں کی کارروائی کے خلاف بزور اظہار ملامت کیا کہ انہوں نے خلیفہ کو معزول اور خلافت کو منسوخ کر دیا۔ خلافت اسلام کی روح ہے۔ مجھے اس وجہ سے زیادہ غصہ ہے کہ اسلام پر یہ ضرب خود اس کے زبردست حامیوں نے لگائی ہے۔ ترکوں نے خلاف مذہب کام کیا ہے۔ اور ایسے لوگوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

مولانا محمد علی نے آخر میں ہندو دوستوں کی تجویز کا حوالہ دیا کہ خلیفہ کو ہندوستان میں رکھا جائے۔

ایڈیٹر یہ ساری باتیں اب بعد از وقت اور تادیبات رکیکہ ہیں۔

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

مسلمانوں کی فلاح کا راز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہے۔ جس کی سچائی خدا زور آور حملوں سے ثابت کر رہا ہے۔

خطبہ میں خلیفۃ المسلمین کی بجائے جمہوریت

آئندہ خطبہ میں خلیفہ کی بجائے جمہوریت کا نام لیا جائیگا۔ اور ۷ مارچ سے اس پر عمل شروع ہو گیا سوائے فارغ التحصیل علماء کو باقی کسی کو پگڑی باندھنے کی اجازت نہ ہوگی

مصریوں کے خیالات

مصر میں تین قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ (۱) معزول خلافت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ (۲) کوئی جدید خلیفہ تجویز نہ کیا جائے۔ کیونکہ کوئی امیدوار بھی اس قابل نہیں کہ دنیا و اسلام اسے اپنا نمائندہ تسلیم کرے (۳) علم خلافت مصریوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ جو عربی بولنے والوں میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔

جناب **شیخ** غلام حسین صاحب بلڈنگ بمبئی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا کہ مجلس ملیہ ترکیہ کی یہ کارروائی کہ اس نے بے وجہ خلیفہ کو معزول کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں سے مشورہ لئے بغیر خلافت کو منسوخ کر دیا ہے۔ جابرانہ اور ناجائز ہے اسے کوئی حق حاصل نہیں کہ ایسے معاملہ میں جس کے ہر حصہ کا عالم کے مسلمانوں کو مساوی حق ہے خود فیصلہ کرے

جناب **مشیر حسین** صاحب قدوائی نے تحریک کی ہے کہ مسلمان مجلس ملیہ ترکیہ سے درخواست کریں کہ اپنے صدر کو خلیفہ بنائیں۔ اگر اس کا نسلی بخش نتیجہ نہ نکلے تو **شاہ حجاز** کی خلافت کا اعلان کریں۔ اس کی **اتحاد عرب** کی سکیم کی جنبش خلافت کے ذریعہ سے حمایت کریں۔ مسلمان خلافت کے متعلق برطانیہ سے جھگڑا نہ کریں۔ جناب **قدوائی** کی اس تحریک کا کیا اثر ہوگا واقعات بتائیں گے۔ کیا ہندوستان کے مسلم اخبارات جو ملک الحجاز کی خطرناک مخالفت کر چکے ہیں۔ اب اسکی تائید کیلئے اٹھ کھڑے ہونگے؟ اور کیا اگر صدر خلیفہ ہوگا تو اسکا تقرر میعادی ہوگا؟ اور خلافت حقہ معزول ہو سکتی ہے؟ یہ سب لغویات ہیں اب ایک ہی راہ کھلی ہے کہ

خلافت حقہ راشدہ موعودہ کے سامنے سر جھکا دو اور وہ قادیان میں ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ نسبتاً اچھی ہے۔ اگرچہ حلق کی شکایت بدستور ہے۔ اور اس قدرتی اور طبعی طریق کار سے بھی گریز نہیں ہو سکتا۔ کہ اکثر آپ جب باہر نشست فرماتے ہیں تو مختلف امور پر گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ اور دوسرے سلسلہ کے کاموں میں انہماک صحت کو کامل نہیں ہونے دیتا۔ اس لئے احباب آپ کی **صحت** کیلئے التزاماً دعا کرتے رہیں۔ چند روزہ تبدیل آب ہوا نے جو چہرہ پر اثر کیا تھا وہ کثرت کار اپنی پہلی صورت پر لا رہی ہے۔ مگر ہمت و استقامت کے قرب کیوجہ سے آپ کی مصروفیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

۲۔ مجلس مشاورت ۲ مارچ ۱۹۲۴ء کی صبح سے شروع ہو گئی اس لئے احباب کا فرض ہے کہ وہ ۱۰ مارچ ۱۹۲۴ء تک یہاں پہونچ جاویں۔

۳۔ چوہدری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ چند روز کیلئے رخصت پر گئے ہیں۔ مولوی شیر علی صاحب انکی جگہ کام کر رہے ہیں۔

۴۔ صیغہ ہسپتال کو نہایت مفید اور وسیع بنایا جا رہا ہے۔ ایک یورپین نرس کی خدمات پہلے سے حاصل کی جا چکی ہیں

اب احباب قادیان کے [illegible] پروگرام [illegible] کی تعمیل پر [illegible] کی گئی ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب موصوف بھیجنے [illegible] صاحب نے خواہش کی تھی اور وہ [illegible] بھیجنے والے تھے کہ احباب قادیان نے اس ضرورت کا احساس کر کے مسجد انجمن کو توجہ دلائی۔ خدا کا شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب اور انجمن نے اپنے دوستوں کو مایوس نہیں کیا۔

پرتابی شفاخانہ نور بھی کھل چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے توقع ہے۔ کہ قادیان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات صحت نہایت عمدگی سے پوری ہو سکینگی۔

۵۔ مولوی محمد علی صاحب کی سپلیٹ کا جواب تو امید ہے تو عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی طبع ہو گیا ہے۔ امید ہے مجلس مشاورت کے موقعہ تک مکمل ہو کر آ جائیگا۔

۶۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ امتحان ہو چکے ہیں۔ اور اب سکول چند روز کیلئے بند ہو گا اور یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے نئی جماعت بندی ہوگی۔

احباب کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو بھیجیں۔

اپنے بھائیوں کیلئے دعا کرو

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل احباب نے دعا کی تحریک کیلئے لکھا ہے ایڈیٹر

۱۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (صاحبزادی حضرت مسیح موعودؑ) نے بیرکوٹلہ سے میاں عبدالرحیم خانصاحب خالد خلف الرشید حضرت نواب محمد علی خانصاحب کیلئے دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ میں اس خط پر تادیب الغنار میں انشاء اللہ ایک مضمون لکھونگا۔ سردست احباب سے درخواست ہے کہ وہ عبدالرحیم خان خالد (جو غرض تعلیم انگلستان گئے ہوئے ہیں) کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزت کیساتھ کامیاب کر کے جلد واپس لاوے۔ اور دینی و دنیوی روحانی و جسمانی برکات اپنے خاص فضل سے انپر نازل کرے۔ آمین

۲۔ مجاہدین سلسلہ کی صحت اور کامیابی کی دعا اور سلسلہ کے اطراف میں پھیل جانے کی دعا

۳۔ سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب سکندرآبادی ایک مخلص احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صدق اور وفا کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ اپنے دینی مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور ان کے خاندان کو اس نعمت سے بہرہ اندوز کرے۔ جو ان پر کی ہے۔

۴۔ سیٹھ حاجی ابراہیم سکندرآبادی بعض مالی ابتلاؤں میں ہیں ان کی فلاح اور کامیابی کے لئے دعا کی جاوے۔

۵۔ مخدوم محمد افضل صاحب سب انسپکٹر ٹونسہ کے فرزند رشید جو ایم اے کا امتحان دینے والے ہیں بیمار ہیں انکی صحت اور کامیابی کیلئے دعا کی جاوے۔

۶۔ عنایت السفاتر کتب قادیان کے لئے دعا کی جاوے۔

۷۔ سیٹھ محمد غوث احمدی حیدرآبادی جو سلسلہ کے نہایت مخلص خادم ہیں ہ کے صاحبزادہ معظم اعظم کے امتحان میں شریک ہوا ہے جو ۱۷ مارچ سے شروع ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں خود سیٹھ صاحب کی ہر قسم کی کامیابی کے لئے بھی

خدا تعالیٰ کے تصرفات کی عجیب و غریب داستان

تجدید خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ خلافت کمیٹی

ٹرکی کے خلیفہ کی معزولی اور جلاوطنی کا عبرتناک نظارہ

خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کے ماتم

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر * چشم بکشا کہ بر چشم تو نشانے است کبیر

اس ہفتہ کے عظیم الشان **انقلابی واقعات** میں خلافت ترکیہ کی **منسوخی** اور ترکی خلیفۃ المسلمین کی **معزولی** اور **جلاوطنی** نہایت ہی حیرت انگیز اور عبرتناک واقعہ ہے۔ جس نے اسلامی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ اور جس سے مسلمانوں کے سیاسی سمندر میں ایک تلاطم برپا ہو گیا ہے۔

خلافت ترکیہ کے متعلق احمدی جماعت کے **لیڈر** ایک مرتبہ نہیں متعدد بار دنیا کے سامنے آ چکے ہیں ہم نے کبھی اس کو **خلافت حقہ راشدہ** کا مصداق تسلیم نہیں کیا۔ اور ہمارے اس اظہار پر **ہندوستان** کے نااہل مسلمان **علماء** اور سیاسی مدبروں نے ہمیشہ شور مچایا۔ اور ہم کو ترکی کا بدخواہ قرار دیا مگر اللہ تعالیٰ جو دلوں کے مخفی اسرار سے واقف ہے۔ جانتا تھا کہ **جور و ددر** اور **دلسوزی** اس اور دوسری اسلامی **حکومتوں** کے **قیام و قوت** کے لئے ہمارے دل میں ہے وہ دوسروں میں نہیں۔ اور اب **واقعات** نے

ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا ہے

ہم ٹرکی کی **حمایت** اور **اعانت** ایک اسلامی **سلطنت** کی حیثیت سے کرنے کا مشورہ دیتے تھے۔ مگر علماء سوء نے اسکو **مذہبی** سوال بنا کر اور خلافت ٹرکیہ کو اپنے ایمان کا جزو قرار دیکر ہمارے **خلاف نفرت** اور مخالفت کی فضا پیدا کرنے میں اپنی تمام طاقتوں اور منصوبوں کو خرچ کیا۔ اور ان کی غرض محض **سفلی** غرض یہ تھی کہ

کچھ مل جائے

کچھ شک نہیں کہ اس نام نہاد خلافت کا علم بلند کر کے انہوں نے بہت سے **سکے** جمع کئے اور نہایت بیدردی سے انہیں اڑایا۔ مگر خدا تعالیٰ کی **غیرت** اسی تند جوش میں آتی رہی اور آخر وہ کچے تاگے ٹوٹ گئے جو خدا کے فرستادہ مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے ۲۶ برس پیشتر دکھائے گئے۔ اور

نام نہاد خلافت کا بت گر گیا

اس بت کے گرانے میں کسی غیر اسلامی حکومتوں کا ہاتھ نہیں۔ بلکہ یہ بت خود اس شخص اور اس کے مددگاروں نے گرایا جسکو تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ ہندوستان کے اسلامی جرائد نے **مجدد خلافت** کا خطاب دیا تھا۔ اور یہ وہ **تجدید** ہے جو **مصطفیٰ** کمال پاشا نے کر کے دکھائی ہے۔ کہ

ترکی خلافت ہی کا خاتمہ کر دیا

یہ خدا تعالیٰ کا ایک **قہری** نشان ہے۔ اور اس کے زبردست ہاتھ نے مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے کہ **خلافت حقہ و راشدہ** کا عطا کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہتا ہے **خلیفہ** بناتا ہے لوگوں کی کوشش اور سعی سے خلیفہ نہیں بنایا جاتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی مرضی اس کے ساتھ شامل نہ ہو تو ایسی **خلافت** مٹ جاتی ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ مضامین میں میں ان تمام **واقعات** اور حالات کو لکھدوں جو ٹرکی **خلافت** اور **مسئلہ خلافیہ** احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر قبل اس کے کہ یہ سلسلہ شروع کیا جاوے ان تازہ **واقعات** اور **حالات** کا ذکر کر دینا ضروری ہے جو خلافت کی منسوخی کے متعلق رونما ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء کے ماتم کی حقیقت

ہندوستان کی **خلافت کمیٹی** اور **جمعیۃ العلماء** کے ماتم کی اصل حقیقت یہ ہے کہ جس نام سے انہوں نے لاکھوں روپیہ غریب مسلمانوں کی جیبوں سے نکالا اور اسے نہایت بے دردی سے غیر ضروری کاموں میں خرچ کیا۔ اب اس نام سے کوئی روپیہ وہ نہ نکال سکینگے۔ اور جس **خلافت** کے لئے انہوں نے حکومت سے لڑائی اور اسکو بدنام کیا وہی **خلافت** آج ان کے **مجدد خلافت** نے حرف غلط کی طرح مٹا ڈالی۔ اور **خلافت** کے ان کارندوں کے پاس اب سوائے اس کے کہ ماتمی صف بچھا کر بیٹھیں۔ اور ترکی خلافت کی تحریر عقیدت کے پھول چڑھائیں اور کچھ باقی نہیں رہا۔ چنانچہ مولانا **شوکت علی** اور جمعیۃ العلماء کی تاریں اس منظر کو خوب دکھا رہی ہیں۔

یہ انقلاب ایک **درس عبرت** ہے۔ اور دانشمند آدمی اس سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ ناعاقبت اندیش **علماء سوء** جنہوں نے ہر زمانہ میں اہل **حق** کا مقابلہ کیا۔ اور دین کو ایک مضحکہ بنا دیا اس سے کوئی سبق نہ لیں گے۔ بلکہ وہ اپنی شوخی اور بے باکی میں اور بھی زبان درازی کریں گے۔ مگر وہ دیکھ لیں گے کہ **خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا** اب یہ خلافت قائم نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ حقیقی **خلافت** کا علم بلند کرے۔ جس کی اصل غرض اور مقصد دنیا میں اعلاء کلمۃ الاسلام ہے۔ اور مسلمانوں میں وہ حقیقی روح پیدا کرنا جس کا نصب العین ہے۔ جس نے مسلمانوں کو دنیا میں **عزت و عروج** عطا کیا تھا جسے آج ہم نوحہ خوانی کرتے ہیں۔

تمام ترقیات کی جڑ وہ **خالص** ایمان ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر اور اس کے فرستادوں پر ہوتا ہے جب تک یہ ایمان پیدا نہیں ہو گا مسلمان اپنے مقصد سے دور ہوتے جائینگے۔

ہماری راہ میں **علماء سوء** (جن سے بڑھکر اسلام کا کوئی دشمن نہیں) رکاوٹیں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب سے یہ سلسلہ قائم ہوا انہوں نے زور لگایا۔ مگر خدا تعالیٰ نے جو **وعدہ** اپنے مامور سے کیا تھا۔ کہ **زور آور حملوں** سے اس کی **سچائی ظاہر کرونگا** وہ روز افزوں ہے اور **علماء سوء** اپنا اثر دکھا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے پسند کیا ہے کہ اس سلسلہ کو عالم میں پھیلا دے۔ اور اس کے لئے **قبولیت** کو عام کرے۔ کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی

بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ اگر وہ اسکو مٹانا چاہینگے تو خود مٹ جائیں گے۔ پس اب اس خلافت عظمہ کا قیام منشاء الٰہی ہے۔ اس کی مخالفت نہ کرو۔

چونکہ یہ ایک نشان ہے اور اسلامی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب ہے۔ اور اس کا سلسلہ سے ایک تعلق ہے۔ اس لئے میں ان تمام خبروں کو یکجائی طور پر درج کرتا ہوں۔ جو خلافت ترکیہ کی منسوخی اور خلیفہ ترکی کی معزولی اور جلاوطنی وغیرہ کے متعلق آچکی ہیں۔ میں نے پسند کیا ہے۔ کہ اپنے طور پر ان خبروں کو یکجائی صورت دیدوں تاکہ ہماری جماعت واقف رہے اور اسی سلسلہ مضامین کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ انشاء اللہ العزیز اسی حکم میں لکھنے کا ارادہ ہے۔ **وباللہ التوفیق**۔

تنسیخ خلافت کا پہلا قدم

یکم مارچ ۱۹۲۴ء کو قسطنطنیہ سے ایک تار آیا کہ

مصطفیٰ کمال پاشا نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا۔ کہ "مذہب کو سیاسیات کے بار سے سبکدوش کر دینے۔ طریق تعلیم میں یکرنگی پیدا کر دینے اور عدالتی نظام کو ان اثرات سے نجات دلانے کی ضرورت ہے جن کے ماتحت اب تک عدالتی نظام رہا ہے"۔ یہ ابتدائی خبر تھی۔ دوسری مارچ کو جو تار آیا اس سے معلوم ہوا کہ عوام پسند جماعت کا ایک ضروری اجلاس ہونے والا ہے جس میں چند مسودات قوانین پر محور ہوگا اور ان میں یہ مسودات بھی تھے۔ **وزارت اوقاف اور ملارس دینیات** کی تنسیخ اور ایک مسودہ قانون خفیفہ اور خلافت کے متعلق تھا۔ کہ خلیفہ کو معزول کر دیا جائے۔ اور منصب خلافت کو منسوخ کیا جائے۔ نہ صرف یہ بلکہ دس دن کے اندر اندر خلیفہ کے خاندان کو ہمیشہ کیلئے ملک بدر کیا جائے۔ اور خاندان کے ارکان کو ترکی شہریت کے حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ اس مسودہ کی منظوری کی توقع کا اظہار کیا گیا۔ کہ مجلس ملیہ کے سہ پہر کے اجلاس میں جلدی سے منظور کرا لیا جائے گا"۔

ان خبروں پر کسی ریمارک کی ضرورت نہیں۔ یہاں ہندوستان میں ہمارے سیاسی **انجی ٹیٹر** نظام حکومت کے خلاف جو شور مچاتے ہیں وہ خدا کے لئے غور کریں۔ کہ اس ظلم کی بھی کوئی حد ہے کہ سارا خاندان **شہر بدر** اور حقوق **شہریت** سے محروم! اور پھر اس فیصلہ کے لئے اس قدر عجلت سے کام لیا گیا کہ جس کی نظیر درخشان آئین کی مجالس میں کم ملیگی۔

خلافت منسوخ خلیفہ معزول

غرض یہ خبریں آچکی ہیں۔ کہ لندن سے ۳ مارچ کا تار آیا کہ مجلس ممالیہ ملیہ انگورہ نے خلیفۃ المسلمین کو معزول اور خلافت کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور پولیس کو ہدایت کی گئی کہ خلیفہ اور اس کے خاندان کی خوب تلاشی کی جائے۔ کہ بیش بہا اشیاء ساتھ نہ لے جائیں۔ اس خبر کا اثر خلیفۃ المسلمین کی طرف پر اتنا ہوا کہ وہ اس رنج سے صاحب فراش ہو گئے۔ اور خواجہ سرائے کھانا چھوڑ دیا۔

صدر مجلس ملیہ بھی خلیفہ نہیں ہو سکتا

ایک اور تجویز ہو سکتی تھی کہ صدر ملیہ ہی خلیفہ ہو مگر یہ تجویز بھی رد کر دی گئی۔ کیونکہ ارتقا پسند جماعت کا رد یہ خلافت کے متعلق یہ ہے۔ کہ

"منصب خلافت جمہوریت کیلئے ایک خطرہ ہے اور منصب خلافت کی موجودگی مذہبی اور تاریخی دلائل کی بنا پر ناواجب ہے"

کسی اور کے خلیفہ بنانے کا سوال ہی نہیں۔ اور کسی مسلم یا غیر مسلم ملک کی رائے پر اس بارہ میں توجہ ہی مبذول نہ ہوگی

اسلامی ہند کے سکولوں میں تلاطم

ان خبروں کے آنے سے اسلامی ہند میں ایک تلاطم کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ خصوصاً **خلافت کمیٹی** اور **جمعیۃ العلماء** کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ جس روز یہ خبر دہلی میں پہنچی ہے **ہلال احمر** کے وفد کو کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے مسلم ارکان نے دعوت پر بلایا ہوا تھا۔ اور اسی مجلس دعوت میں وزیر مالیات سر۔ اے۔ سی۔ چٹرجی۔ ممبر اعلیٰ خال۔ ڈاکٹر انصاری سفیر افغانستان اور بہت سے علماء ورؤسا شریک تھے۔ اسی جلسہ میں یہ خبر سنائی گئی

ارکان وفد حیران رہ گئے

اور یہی کہا کہ سلطان نے اپنے طرز عمل سے اس جماعت کو ناراض کر دیا ہے گویہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی طفل تسلیاں واقعات کو تاریک نہیں کر سکتی ہیں۔ غرض اس خبر نے بجلی کا سا اثر کیا

مجلس خلافت کی حماقت اور ارادہ

مجلس خلافت کے ارکان کو سنکر بہت قلق ہوا مجلس خلافت نے ارادہ کیا ہے کہ ایک وفد انگورہ بھیجا جائے تاکہ ترک رہنماؤں سے بالمشافہ گفتگو کرے۔ سبب یہ ہے کہ ان لوگوں کو پہلے سے اس کا تجربہ ہے کہ ترک انکی کوئی بات نہیں سننا چاہتے۔ کیا جنگ میں شریعت سے انکو روکنے کے لئے تار پر تار نہیں دیئے تھے۔ اور وہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ کسی رائے پر توجہ ہی نہ ہوگی۔

مجلس خلافت اور جمعیۃ العلماء پر کیا اثر ہوا؟

بعضوں نے سرے سے خبر ہی کو غلط سمجھا اور صحیح خبر کے لئے تار دیئے مگر یہ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے کی مصداق ہوئے۔ دل ان کے بھی مانتے ہیں کہ صحیح ہے اور یہی ہونا تھا۔ مگر ہندوستان کے مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کے لئے کوئی نہ کوئی بات ضرور بنانی چاہیئے۔ چنانچہ مجلس مرکزیہ خلافت بمبئی نے مجدد خلافت مصطفیٰ کمال پاشا کو یہ تار دیا۔ کہ

"اس خبر سے مسلمانوں میں بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ آپ بیان کردہ فیصلوں کے متعلق بحری پیغام کے ذریعہ سے صحیح واقعات کی اطلاع دیں"۔

مجلس خلافت اور جمعیۃ العلماء کے غیر معمولی اجلاس غور کیلئے بلانے کا عزم کیا گیا ہے۔ چنانچہ تار برقی کے ذریعہ ارکان مجلس **جمعیۃ العلماء** کو ۱۷ مارچ کے اجلاس میں علیگڈھ بلایا گیا ہے۔ اور ایسا ہی مجلس خلافت کا خاص اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ اس طریق کار کو سوچا جائے جو آئندہ مسلمانان ہند کو اختیار کرنا پڑے گا۔

معزول خلیفہ کی روانگی کا عبرتناک نظارہ

۴ مارچ ۱۹۲۴ء کو قسطنطنیہ میں ایک حشر بپا تھا دو بجے صبح خلیفہ کو تخت سے اترنے اور ملک سے فی الفور روانہ ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ دو گھنٹہ کے اندر انکو طیار ہو جانا پڑا۔ اور وہ اپنی دونوں بیویوں اور بیٹے اور بیٹی کو ہمراہ لے کر موٹر میں بیٹھ کر سرحدی سٹیشن شکلہ کو روانہ ہو گئے۔ وہاں ایک سپیشل ٹرین پہلے سے طیار کھڑی تھی۔ محل سے روانہ ہوتے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے۔ آپ نے چند حاضر اشخاص سے مصافحہ کیا۔ اور با چشم گریاں کہا کہ اللہ تعالیٰ ان اشخاص کو کامیابی عطا کرے۔ جو دل کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ اس دعا کی حقیقت ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ ۵ مارچ کا دن انہوں نے شکلہ میں گذارا اور شام کے وقت سوئٹزرلینڈ کو روانہ ہو گئے۔ انہیں اپنے مصارف کے لئے ۷۰۰ پونڈ دیئے گئے ان کو ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار پونڈ اور دیئے جائیں گے اخبارات کے نامہ نگار بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ المسلمین کمزور اور علیل نظر آتے تھے۔ صوفیہ سے جو تار ۶ مارچ کا آیا اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیل نظر آتے تھے۔

سلطان کا ملول ہونا ظاہر ہے۔ جس کا تاج و تخت چھن گیا ہو۔ جو کل تک بادشاہ تھا۔ اور آج دوسروں کے رحم پر ہے۔ اس کی ناامیدی اور پژمردہ خاطری نمایاں ہے غرض سلطان ترکی معزولی ہو کر سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے۔ اور ٹریسٹ کے تار سے معلوم ہوا کہ ۱۰ مارچ کو وہاں پہونچ گئے ہیں۔

اس معزولی پر اظہار خیالات

سلطان یا خلیفہ (جو کچھ بھی کہو) کی معزولی پر ہر ملک کے اخبارات اور اہل الرائے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ مگر یہ نرے خیالات ہی ہیں۔ اور اس سے آگے عملی صورت کوئی نہیں ہے۔ تاہم اس امر کی ضرورت ہے کہ ناظرین کو ان خیالات کا بھی کسی قدر علم ہو جائے۔

مجلس مشاورت کا آنے والا اجلاس

ایک ہفتہ کے بعد مجلس **مشاورت** کا اجلاس سلسلہ کے مرکز قادیان میں ہونیوالا ہے۔ اس اجلاس میں سلسلہ کی **بہتری** اور **ترقی** کے لئے نہایت اہم اور ضروری امور پیش ہونگے۔ جب کہ ایجنڈا سے ظاہر ہوگا۔

حضرت **خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے **عہد خلافت** میں اس امر کا بارہا اعلان فرمایا کہ میں **خلافت بلا مشورہ** کے قائل نہیں ہوں۔ اور آپ نے **مشورہ** کی ضرورت اور **اہمیت** کو ہمیشہ اپنے عمل سے **ثابت** کیا ہے۔ **دنیا** بھر کی مجالس شوریٰ میں بھی ایک مجلس **مشاورت** ہے۔ جسکی غرض و غایت محض خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت و تبلیغ اور **قرآن** کریم کے احکام کی تعمیل و ترویج ہے۔ آئے دن ہم مختلف قوموں کی کانفرنسوں کے اعلان پڑھتے ہیں۔ مگر ان کے اور ہمارے مقاصد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

اس مجلس میں جماعت کے نمایندوں کا شریک ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس پاک مقصد کے لئے اپنے **اوقات** اور اموال کی حقیر قربانی کے لئے ہمہ تن طیار ہو جائیں۔

اجلاس میں پیش ہونے والے **امور** اپنی جماعتوں میں باقاعدہ پیش کئے جاویں۔ اور احباب سے مشورہ کیا جاوے اور جو نمایندے اپنی جماعت کی طرف سے شریک اجلاس ہونے کے لئے آئیں وہ اپنے طور پر تیار ہو کر آئیں تاکہ **مشورہ** کا صحیح اور حقیقی فائدہ حاصل ہو۔

ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے اور ہماری ذمہ داریاں بہت اہم اور وسیع ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ سلسلہ کے کاموں کے لئے ہم نہایت غور و فکر اور توجہ الی اللہ کے ساتھ اپنے آپ کو مصروف کریں۔ اور ہر کام کے مختلف پہلوؤں پر غور کر کے صحیح نتیجہ پر پہونچنے کی انتہائی کوشش کریں۔ اور پھر معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیں۔

حضرت **خلیفۃ المسیح** نے مجلس مشاورت کی تقاریر صدارت میں ہمیشہ اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہم کو رائے دیتے وقت کن امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور اس بات کی صراحت اور وضاحت ہو چکی ہے کہ فیصلہ جات کے لئے **اسلامی** طریق کیا ہے مکثرت رائے اور اتفاق رائے نہایت ہی مستحسن امر ہے۔ اور بہت بابرکت اور قابل امر ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے جس کو منصب خلافت پر فائز فرمایا ہے اور جماعت کی تنظیم و اصلاح کا کام جس کے سپرد کیا ہے۔ وہ مجبور اور پابند نہیں۔ کہ اکثریت رائے کا اتباع کرے۔ بلکہ اگر ان کا **فہم سلیم** اس کو قلت رائے کے ساتھ اتفاق کرنے کا مشورہ دیا گیا تو اکثریت کا حق نہیں کہ وہ اپنی رائے پر اصرار کرے۔ ہمارے لئے واجب الاطاعت وہی راہ ہے جو خدا کا فرستادہ کا **جانشین** دکھائے گا۔

یہ اسلامی **طریق** مشورہ ہر قسم کے پارٹی فیلنگ کو دور کر دیتا ہے۔ جب رائے دینے والے کو یہ خیال اور یقین ہے کہ محض کثرت رائے کوئی چیز نہیں تو وہ اپنی رائے محض خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے پیش کریگا۔ نہ کسی فریق کی تائید اور توثیق کے لئے۔ غرض مجلس **مشاورت** سلسلہ کی زندگی کے لئے **دماغ** کی قائم مقام ہے۔ اور اس موقع پر بہترین **دماغ** اخلاص اور عقیدت کے ساتھ جمع ہو کر سلسلہ کی ضروریات اور **نظام** عمل پر غور کرینگے

تمام انجمنوں کے سکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کو جمع کر کے پیش ہونے والے **امور** پر پوری **بحث** کریں۔ اور پھر اپنے نمایندہ منتخب کر کے بھیجیں۔ نمایندوں کے انتخاب کے متعلق میں بہ حیثیت ایک خادم قوم کے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ سکرٹری اور **پریذیڈنٹ** ہی نمایندے ہیں۔ حالانکہ ممکن ہے ان سے بہتر رائے رکھنے والے لوگ بھی ہوں۔ جہانتک میں نے **حضرت** خلیفۃ المسیح کے منشاء کو اس بارہ میں سمجھا ہے۔ آپ کا یہی مقصد ہے کہ لوگوں میں **انتخابی** روح پیدا ہو اور وہ اچھے کام کرنے والے اور بہترین مشورہ دینے والوں کو منتخب کر سکیں۔

پس اگر سکرٹری یا پریذیڈنٹ کے **سوا** جماعت کے دوسرے افراد اور کارکنوں میں سے **کوئی** آدمی **نمایندہ** جماعت منتخب کیا جا سکتا ہے تو اس میں بھی مضایقہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے دوسرے لوگوں میں سلسلہ کے لئے کام کرنے کی **دلچسپی** بڑھتی رہتی ہے۔ بہرحال اب وقت کم ہے۔ اور ہر جماعت کو اپنے نمایندے بھیجنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ مجلس مشاورت کا یہ اجلاس ایسا ہو کہ کوئی بھی جماعت باقی نہ رہے جس کے **نمایندے** اس مجلس میں موجود نہ ہوں۔

اعلان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۱۰ مارچ کو وی پی کئے جاویں گے۔ سو اب ان تمام دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ تمام خریداران الحکم وی پی وصول فرماویں۔ اگر ان کو کسی قسم کا شک ہو تو وہ وی پی ایجنٹ میں رکھکر دفتر سے دریافت کر سکتے ہیں۔ اول تو ہم نے دفتر سے کارڈ جاری کئے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ وی پی بقایا کا ہے یا پیشگی کا۔ اس لئے ۱۹۲۴ء کی پیشگی قیمت ضرور ادا کر دینی چاہیئے تاکہ اخبار کی اشاعت میں کسی قسم کی روک نہ ہو۔ والسلام

خاکسار **منیجر اخبار الحکم**

جناب شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری کی وفات

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں وہ مکتوب شائع ہو چکا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کے آخری ایام علالت میں انکو لکھا۔ افسوس ہے شیخ صاحب کی زندگی بخیر وفاندگی اور وہ پونے ایک بجے ۲۰ مارچ ۱۹۲۴ء کو اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔

شیخ صاحب کی وفات سے قدرتی طور پر ہم کو صدمہ اور رنج ہے۔ اگرچہ شیخ صاحب پیغامی دوستوں کے زیر اثر آغاز خلافت ثانیہ میں ہم سے الگ ہو گئے۔ مگر انہوں نے کبھی **حضرت** خلیفۃ المسیح کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کو جائز نہ رکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں محبت تھی اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے سلسلہ کی مالی **خدمت** میں ہمیشہ حوصلہ سے حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **ازالہ اوہام** میں جہاں ان کے متعلق اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اس میں ان کے لئے بھی دعا کی تھی۔ کہ

خدا تعالےٰ لے کشاکش مکروہات سے بچا کر
اپنی محبت کی حلاوت سے حصہ وافر بخشے آمین

اس سے معلوم ہوتا تھا کہ کچھ **مکروہات** انہیں پیش آنے والے تھے۔ اور اس کا ظہور خلافت ثانیہ کے آغاز میں ہو گیا۔ ہماری دلی خواہش اور آرزو تھی۔ کہ وہ اپنے آقا اور محسن **حضرت مسیح** موعود علیہ الصلوٰۃ کے مقبرہ میں جگہ پاتے۔ مگر مشیت **ایزدی** نے انہیں موقعہ نہ دیا۔

بہرحال شیخ صاحب کی **وفات** سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے دوستوں کی تعداد میں ایک اور کمی ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور ان کو توفیق دے کہ وہ اس خط سے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کے والد بزرگوار کو آخری ساعات زندگی میں بھیجا فائدہ اٹھائیں۔

مجھکو نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ [illegible] نے اس خط کا ذکر تک نہیں کیا جو حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا تھا۔ حالانکہ بطور ایک اللہ کے اس کامل [illegible] تھا کہ وہ اس خط کو چھاپ دیتا۔ تاکہ دوسرے بھائی [illegible] بھی اس پر غور کرنے کا موقعہ ملتا۔ اس قسم [illegible] سے حق پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی غلطیوں اور کمزوریوں کو معاف فرماوے۔ اور اپنے فضل و کرم سے اس میں اس کو جگہ دے۔

تم مبلغ بنو گے؟

قادیان کی جماعت کوئی معمولی جماعت نہیں ہے یہ وہ جماعت ہے جس کو کہ خدا کے پیارے مسیح موعود (خدا اس پر راضی ہو) نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا۔ اس خدا کے محبوب کی دعاؤں نے دنیا کے اطراف عالم میں ایک نمایاں اثر پیدا کیا۔ اور مخلوق خدا اس کی طرف جوق در جوق آئی اور آج تیرہ سو برس کے بعد اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا ابھی حال ہی میں ایک کثیر التعداد مذہبی سکھوں کی مشرف باسلام ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ یہ اسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ جو آج کئی سو سال تک متواتر تلاش کرنے سے کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتا۔ اس پیارے سے خدا نے کلام کیا۔ اور اس کی سچائی کے متواتر نشانات ظاہر کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ جس پر کہ انسان چلکر خدا کا پیارا اور محبوب بن جاتا ہے۔

اسلام کا منور چہرہ غبار آلودہ ہو گیا تھا اس کو احمد سرور المرسلین خاتم الانبیاء نے دنیا کے سامنے ایک نیرا عظم کی طرح پیش کیا۔ اور آج پھر اسلام شان و شوکت سے دنیا پر ظاہر ہوا۔

احمد علیہ السلام نے حق کے پیاسوں کو وہ شربت پایا جس سے کہ ان کی تشنگی بالکل دور ہو گی۔ اور وہ خزانہ عرفان ہی کا تھا کہ جس میں کہ خرچ کرنے سے کمی نہیں آتی۔ بلکہ زیادتی ہوتی ہے۔

ہماری جماعت کب تک اپنی ذمہ واری کو نہ سمجھے گی اور کب تک غفلت کی نیند سوتی رہیگی۔ کام کرنے کا وقت آگیا اب سستیاں نہایت مضر بلکہ مہلک ہیں۔ حق کے پیاسوں کی زبان پر العطش العطش ہے۔ اٹھو اور کمر ہمت باندھ کر حق کی اشاعت کرو۔ کوئی دنیاوی رکاوٹ تمہارے اس کام میں حائل نہ ہو۔

تم حق کی اشاعت کے لئے اپنے اہل و عیال کو چھوڑ دو اور عزیز و اقارب سے مفارقت اختیار کرو۔ تمہاری زبان پر حق کے سوا اور کلمہ نہ ہو۔ تمہارے دل میں صرف حق کی اشاعت کی تڑپ ہو تم رات دن اسی فکر میں منہمک ہو کر کن ذرائع سے حق کی اشاعت بآسانی اور جلدی ہو سکتی ہے تم خدا کے کام کے لئے کمر ہمت باندھ لو اور خدا کا نام لیتے ہوئے لشکر کفار میں داخل ہو جاؤ۔ حق کا پہنچانا تمہارا کام ہے۔ اب حیات سے مردہ کفر کا جلانا تمہارا مقصد اعلیٰ ہو تم خدا میں ہو خدا تم میں ہو تم خدا کی طرف چلو تاکہ وہ تمہاری طرف دوڑ کر آوے تم وہ ہو جس کو کہ خدا نے اپنے پیارے کے ہاتھ پر لا اکٹھا کیا تم میں وہ تقاطیسی طاقت ہونی چاہیئے کہ جو نہیں دیکھے تمہاری طرف دوڑ کر آجاوے۔ تم احمد کا سچا نمونہ ہو۔ جو تمہیں دیکھے یہ سمجھے کہ میں نے احمد علیہ السلام کو دیکھ لیا تم خدا کے عشق میں محو رہو اور اس کے مسیح کی محبت میں مست ہو کر اس کے بندوں کو خدا کی طرف بلاؤ۔ ہر ایک راہ سے جو اسلام کے موافق ہو ہر قسم کی تکلیفات کو حق کی اشاعت میں برداشت کرو۔ تمہارا نفس حق کے پیاسوں کے لئے آب حیات ہو۔ زندگی تمہاری کا اہم مقصد اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کو حاصل کرنا ہو۔ آج یہ نصف النہار پر آگیا کہ تک غفلت کی نیند سوتے رہو اور کروٹ نہ لو گے۔ اٹھو اے آنکھیں رکھنے والو کہ اسلام کی اس وقت کیا حالت ہے۔ کیوں اسلام کا قدم دن بدن پستی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ تم احمد کی فوج کے سپاہی ہو تم کفار کے لشکر کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر دکھاؤ۔ تمہیں ان حق کے پیاسوں کی حالت پر ترس نہیں آتا۔ جن کی آنکھیں شدت پیاس کی وجہ سے باہر نکل آئی ہیں۔ اور ان کے حلق میں کانٹے پڑ رہے ہیں۔ اٹھو اور اٹھ کے آب حیات سے ان کی تشنگی کو دور کر دو ان کے دامنوں کو حق کے بیش بہا خزانوں سے بھر دو۔ اے قوم تیری رفتار کب تک سست رہیگی۔ اٹھ اور اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہو جاؤ جو کہ اسلام میں داخل ہوتے وقت تیرے ذمے پڑا تھا۔ وہ کام معمولی کام نہیں وہ ہر قسم کی قربانی چاہتا ہے۔ وہ عزیز و اقارب کی مفارقت چاہتا ہے۔ وہ مال کی محبت کو دل سے نکال دینے کو چاہتا ہے۔ بیا۔ ہوجا در غفلت کے لحاف کو اتار پھینک اپنے آقائے نامدار کے حکموں پر چل کہ وہی تیری ترقی کا راز ہے۔ اور وہی تیری کامیابی کی کلید ہے۔

اے قوم تیاری کر کہ دنیا کے تمام ملک تیری آمد کے منتظر ہیں۔ وہ تجھ تک پہونچ نہیں سکتے تو ان تک پہونچ۔ اور بتا کہ احمد دنیا میں آیا اور اس نے دنیا کو وہ کچھ دیا جو کہ دنیا کے بادشاہ اگر سب اکٹھے ہو جائیں تب بھی نہیں دے سکتے

اے قوم میں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جو کہ تیرے دل پر اثر کریں۔ اور تو ہر قسم کی قربانی کو تیار ہو جائے۔ چین تیرا انتظار کرتا ہے۔ ملایا۔ سیام کے لوگ تیرے منتظر ہیں۔ ساٹرا والے تیرے مشتاق ہیں۔ کونسا ملک اور دنیا کا کونسا جزیرہ ہے جس میں تیرے مشتاق نہ ہوں۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تیرے راستے کو دیکھتے ہیں۔ وہ تیری انتظاری شبانہ روز کرتے ہیں۔ اٹھ اور چل کے وہ خزانہ جو تجھکو تیرے پیارے نے دیا تھا اس سے ان کو حصہ دے۔ اور بتلا کہ دنیا کی اخلاقی حالت بگڑ گئی تھی۔ اور دنیا چاہ ضلالت میں گرا چاہتی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور اس خدا کے فرستادہ نے مخلوق خدا کو اس نہایت مہیب گڑھی سے نجات دی۔ کہ اب اگر انسان کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

ہاں میں مانتا ہوں کہ تعداد ہو جو اس اہم فرض کو سرانجام دینے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ اور ایسے ایسے نفوس ہوں کہ جو خطرہ کو خطرہ نہ سمجھیں۔ اور گھبراہٹ کو نہ گھبراہٹ ان کے قدم ہر قسم کی لغزش کے وقت ثابت رہیں۔ اور وہ اپنی جان اور مالوں کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں۔ اور سستیاں بالکل ترک کر دیں کہ سستیاں ہی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔

الفت اور اتحاد کی روح کو اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ وہی کامیابی کے خزانے کی کنجی ہے۔ تم خدا کے لئے آپس میں دوستی اور محبت کرو۔ کہ کسی اور وجہ سے تا رب العزت کی نظر میں پورے اترو۔ اور ثواب کے مستحق ہو اور حشر کے دن خدا کے سامنے میں بھائی بھائی اور جان سے پیارے احباب میں سے ہو جن کو کہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر خدا اپنے بہشت میں لیجائے گا۔ تم صلح کرنے میں سبقت کرو۔ تم آنحضرت صلعم کے وقت پہلے تھے۔ تم میں وہ اتحاد اور محبت کی روح پیدا ہو جو کہ خدا کے پیارے نے تم میں پیدا کرنے کا ارادہ کیا تھا اور جس کیلئے وہ اپنے مولا کے حضور رو رو کر دعائیں کرتا تھا۔ خدا سے پیار کرو تا کہ خدا تم سے پیار کرے۔ تم اس کے دین کی اشاعت میں کوشاں ہو کہ تمہاری دینی اور دنیوی کامیابی کا یہی راز ہے۔

تم بستر پر لیٹو اور تمہارے دل میں اسلام کی اشاعت کے خیالات موجزن ہوں اور تم کو ہر وقت اسلام کی ترقی کی خواہش ہو۔ تم اس طرح نکلو جس طرح کہ میاں محمد امین خاں صاحب نکلے تھے تا کہ سلسلہ پر نہ کچھ بار ہو اور تبلیغ کا کام بھی زیادہ ہو۔

حال ہی میں حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ایک خان بہادر جو کہ محکمہ سررشتہ کے افسر ہیں ان کا خط آیا ہے۔ انہوں وہ لکھتے ہیں کہ جہاں میں جاتا تھا مجھ سے احمد کے حالات پوچھتے تھے۔ ایک دفعہ میں چین جا رہا تھا۔ تو مجھ سے جہاز میں ایک شخص نے احمد علیہ السلام کی نسبت پوچھا۔ اور کہا کہ اتنا عظیم الشان آدمی تمہارے ملک میں گذرا ہے اس کے حالات بتلاؤ۔ میں نے کہا کہ لوگ اس کو کافر کہتے ہیں وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں تم کو اچھا آدمی سمجھتا تھا۔ لیکن تم ایسے ہی نکلے۔

اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حق کی پیاس کہاں تک لوگوں میں بڑھی ہوئی ہے۔ اور کہاں تک وہ حق کیلئے سرگرداں اور پریشان ہیں۔ اسی پر بس نہیں وہ بہت ایسے واقعات لکھتے ہیں۔ کیا ہم کو اب بھی سست رہنا چاہیئے۔ دنیا میں حق کی قبولیت کا ایک مادہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سنہری موقع کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ تم سلسلے کا موں کو سرانجام دینے میں ہر وقت چست اور ہوشیار رہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں مست ہو کر حق کی منادی کرو اور اپنے فرض کو سرانجام دو تا کہ رب العزت کے سامنے سرخرو ہو۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو تبلیغ کی توفیق دے اور اپنا محبوب بنائے۔ آمین۔ (حبیب احمد مولوی فاضل)

عازمان امریکہ کو اطلاع

مکرمی مولوی محمد دین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان سے امریکہ جانے والوں کے متعلق قانون داخلہ ملک میں کچھ مزید سختیاں ہو گئی ہیں۔ اس واسطے جو اصحاب امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پہلے اس کے متعلق امریکن کونسل کراچی یا بمبئی سے خط کتابت کر کے تمام حالات دریافت کر لیں۔ تا کہ بعد میں انہیں کوئی دقت پیش نہ آوے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ
جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ